جلد ۱۴ نمبر ۲۱

مضامین غیر

(بابت ۲۰ جون ۱۹۲۸ء)

مرحوم خطوط کا تھیلا

نمبر ۱

گھبرائیے نہیں یہ ڈیڈ لیٹرز کا اجتہادی ترجمہ ہے۔ درمارحال بندہ پنچ زمانہ گزشتہ کے ڈی ال او میں ملازم تھا ایک دن جی میں آئی کہ یہ ناکردہ خط بیکار لاوارث پڑے ہوئے ہیں ان میں عجیب و غریب آفران ہیں کیا ہے۔ کچھ کام کی بات نکلے تو رسالہ اودھ پنچ کی خدمت میں نقل کر کے بھیجوں۔ آخر سید اولنا اور اشائستہ خاق اشعبے کی اودھ پنچ آہنگ اخبار وغیرہ کچھ بیجا حالات ہیں۔ دیکھئے انشاءاللہ پنچ کیوں مرتب ہوگی۔ منقول ایڈیٹر کے خطوط فلسفیانہ دو ہو سکتے ہیں مرحوم کی سمجھ میں نہیں آتے۔ ان خطوط کو سمجھنے اور پڑھنے کیلئے لازماً دیگر دیش کی مسند اور لکھنے والے شاگرد درکار ہیں ضرورت آسان اور عام فہم خطوط کی ہے۔ الغرض بندے نے ڈیڈ لیٹرز آفس کا تھیلا کھولا اور یہی جانتے ہے کہ کل ترتیب ہم منقول میں شاید خانہ پر کاتب کا نام نشان مل جائے تو خط کاتب کو واپس بھیجے جائیں جن خطوں کی شان جاذب دیکھی ان کا لفافہ چاک کر ڈالا۔ ملاحظہ ہو۔ (۱)

مونث مریدہ کا خط باکرامت پیر کے نام

پیرو مرشد تاریک ضمیر سلامت۔ حضرت جب آپ تشریف لے گئے دیدار کو آنکھیں ترستی ہیں۔ ہاں ہاں اب ہم غریبوں کی طرف بھلا کاہے کو توجہ ہوگی۔ وہ دن آپ کو بھلا کیوں یاد آئینگے جب ابا جان مجھے لے کے آپ کی خدمت میں گئے تھے میرے پیٹ میں اکثر درد رہتا تھا آپ نے صدقہ کی دعا چالیس روز تک روزانہ پڑھ اس ترکیب سے پیٹ پر پھونکی کہ پیٹ ابھر گیا۔ میں بھی کو خالی کمال میں پھونک بھر گئی ہے ایک روز میں پھولک جائیگی برسوں ساتھ رہوں گی ہوا ہو جاتا۔ مگر آپ دعا دم کر کے اس طرح دم دبا کے بھاگے کہ بھرم نہ کیا۔ یہاں اچار یا اچار دم بدم بڑھتا گیا۔ آخر نو مہینے کے بعد بڑی کوششوں سے آپکی پھونک ساتھ ہی ہی جاگتی تھی۔ ادریکا دم دانی نے آپکی پھونک کا گلا گھونٹ اس طرح دبایا کہ دم گھٹ گیا۔ پھونکا بڑے آپکی پھونک ہیں۔ اسے یہاں آپ اتر والے کہتے ہیں انشاء اللہ کا دم بھرتے ہیں۔ میں نادان نا تجربہ کار تھی آپ کے دم میں آگئی۔ اگر آپ کی مریدی کا گھمنڈ ابا جان کی حماقت کی بدولت حاصل نہ ہوا ہوتا تو میں دم جانتے ہیں آپ نے چلتا اشارہ مجھ کو زمیں کو دم لے کے تھا۔ ابا جان نے خود کردہ را درماں چیست کی لاج رکھی اور پھونک کا مرحلہ چوری چھپے طے ہوگا۔ ورنہ میں بیچاری پردہ نشین استاد وم دالیہ نے رکھی تھی جو برما ہی سے نکلنے کا انتظام کر کے پھونک کا قصہ ختم ہوا اس پر خاک ڈالیے مگر آپ دوبارہ نکلنے جانے سے جو زیور لے گئے ہیں اسکی طرف سے دل بیچین ہے یہ میرا اعتقاد ہے کہ آپ ہر سب طرح کی قدرت ہے سوا دم ہی پھونک کے سہارے سے پیٹ میں پیدا کر دیتے ہیں تو ضرور زیور بھی پیٹ کی طرح ایک ہی پھونک میں پھول کے دوگنا ہو سکتا ہے۔ لیکن شک اس میں ہے کہ دوگنا ہو نیکے بعد مجھ غریب کے پاس پہونچیگا یا نہیں۔

آپنے ابا جان کو تنخواہ بڑھنے کا جو تعویذ دیا تھا اسکا اثر الٹا ہوا کہ نوکری چھوٹ گئی تعویذ ابا جان کے بازو پر جیوں کا تیوں موجود ہے اور جو اسم آپنے دست غیب کے واسطے تعلیم کیا تھا وہ بھی آدھی رات کو کنویں میں رسی ڈال کے پڑھا جاتا ہے۔ مگر گھر کے برتن باسن بیچنے تو ابھی کے یہاں ہو چکے۔ صبح شام میرے زیوروں کی تلاش ہوتی رہتی ہے۔ میرے علاج معالجہ میں ابا جان بہت قرضدار ہوگئے۔ بال بال قرضے میں نتھی ہے۔ بتائیے اگر وہ زیور کی بابت پوچھ بیٹھے تو میں کیا جواب دونگی۔

آپنے چلتے وقت اتنا پتا بھی نہیں بتایا آج اتفاق سے آپکے مرید خانصاحب جنہوں نے ابا جان کو آپکا مرید بنایا تھا مل گئے ان سے معلوم ہوا کہ آپ زندہ موجود ہیں اور آپ کا کام خوب چل رہا ہے۔ لوگوں کے دل کا حال بتا سنتے ہیں اور تمہ دانتی مراد پاتے ہیں۔ مریدوں اور مریدنیوں کا ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔ بے اولادوں کو اولاد بیماروں کو شفا اور بے روزگاروں کو روزگار۔ ڈھول بجیراں کو دیاں بیج کی ہر ایک کی مراد بر آتی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ پردہ چھپی ہی جاتا ہے۔ سو سمجھتے ہیں تو شیشہ بیر ہوتا ہے۔

میں بھی آپ ہی کا نام لے کے گھر میں بیٹھی ہوں۔ اب شادی بیاہ کی امنگ دل میں نہیں۔ ابا جان ہی آپکی تلاش میں ہیں کہ مل جائیے تو مجھے آپکی کنیزی میں دیکے کے لے پرت ہیں۔ آپ خود روشن ضمیر ہیں۔ میری حالت جانتے ہونگے۔ اور خانصاحب نے بھی وعدہ کیا تھا کہ میری حالت کی آپکو اطلاع دینگے مگر چند روز ہونگے خانصاحب نے پیٹ کے ادھر کی کروٹ بھی نہ لی۔ مجبوراً ہو بتانا گئے تھے آپ میں یہ خط لکھ رہی ہوں۔ پیر باپ کی جگہ ہوتا ہے آپکی اطاعت مجھ پر جس طرح واجب ہے۔ جب تک آپنے پھونک نہیں دی تھی میں آپ کو بیان کہتی تھی اب دوسرے رشتے سے میاں کہتی ہوں اور آپ روحانی باپ بھی ہیں۔ مگر میرا ان پڑھ بد زبان بھائی آپ سے جلتا ہے اس نے چھری تیز کر رکھی ہے آپ کے پیچھے گرگے لگے ہیں کہ جہاں دیکھیں گے سر کر دیں یقین رکھیے کہ اُسکے بڑے بڑے ہیں۔ محلہ بھر کہتا پھرتا ہے کہ ناک کاٹوں گا اپنے کہ پیر صاحب نے میری آبرو لی ہے۔ داڑھی پر پیشاب کرونگا اسلئے کہ یہی دنیا کے پھانسنے کا جال ہے۔ تو جھاڑو دونگا اسلئے کہ مال حرام کا یہی خزانہ ہے اور جرابیں کی پھونک اسی مشک میں بھری ہے فقط

راقمہ زیرو سیہ نگم آرا۔ از بیر پور ضلع فرید نگر

نوٹ۔ بندہ نے کاتبہ کا پتا ڈاک کے لفافہ پر اور خط کے نیچے خالی جگہ پر کاتبہ کے نام ذیل کی عبارت لکھ کے لفافہ ڈاک میں ڈال دیا۔

نگم آرا صاحبہ۔ آپکے پیر صاحب غالباً خانصاحب کا خط پاکے اور آپکے بھائی کے ڈر سے اوپ [illegible] انڈر ہو گئے۔ صاحب کرامت ہیں۔ خفیہ پولیس کے بغیر جو سدوم اور مکمل ثبوت جرم کو موجود اور مشکل ہو لیکے ہیں عبارت دیکھی ہے کوئی دوسرا نہیں پکڑ نہیں سکتا۔

[illegible]

جو صاحب پنساری عطار یا عطر والوں کے صحیح پتے حافظ سید محمد رفیع صاحب بیاض لکھنؤ کو دینگے انکو ایک شیشی عطر مفت روانہ ہوگا۔

نیو دراب نہیں مل سکتا۔ جھالے برس گئے بجلی کڑکی چوبے و ٹیاں کرکی وہ لے گیا۔ کرفے زم ہوکے پہ نکلے پلاؤمیں بکھر گئی ؎

—— (۲) ——

معنوی پیر کے ہدایات رازدار ایجنٹ کے نام

ستودہ مریدِ با اختصاص۔ رمز شناس عرفان جلی مسند گستر زیب کار زنبیل شاد و بہو آباد رہو۔ بعد ہماری نظر عنایت کے واضح ہو کہ چونکہ انتظام حسب دلخواہ ہمارے نہ ہو جائے اُس وقت تک ہمارا ...... آنا خلافِ مصلحت ہے۔ اِن امور کا جواب جلدی بھیجو تو ہم فوراً مریدوں سمیت اُدھر سدھاریں۔ آجکل ہمارا سر دہے جابجا ہوشیار مرید بیٹھے گئے ہیں اُنکی کوشش کا ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

(۱) ایک ہزار روپیہ جو دھاگے پڑھنے کیلئے تم لے گئے تھے اسکا حساب مطلوب ہے۔

(۲) بے بصیرت اخبار کے مالک سے ملے یا نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ آجکل دُنیا نوکری مٹھی میں ہے زیادہ نہیں اگر ہماری طرف سے ایک کلاہ وزرّیں ایک تھیلی رشتی دے کے دعائے جان درازی کے بعد اُسے امیدوار برکات رہنے کی تو کام نکل جائیگا وہ خود بڑی بڑی جلی قلم کی سُرخی سے اشتہار دیگا۔ حضرت قدرت قبلہ عالم و عالمیان قدوہ مصطفےٰ جگر گوشۂ مرتضیٰ دل پارۂ زہرا رسول دوجہان تک بالی بنائے کون و مکان کی آمد آمد۔ "فضل تمہ باعث فرزند رسول ثانی چند روز کے لیے مقترب شش محو ب رحمت ہی شہر پا قطرہ جگاں ہو نیوالے ہیں۔ مریدوں کو یہ موقع ہاتھ سے نہ دینا چاہیے۔" — دیسٹر ریغسا رکہ جلدی کر لب تشنگان آرزو کا اور سیراب ہو۔

غرض کہ اسی طرح مضمون جلدی آنے کا بند ہوگا۔

تم خود بھی ہوشیار ہو بڑے بڑے دیواری اشتہار چھپوا کے چسپاں کر دینا۔

(۳) کیا تم نے یہ کرامت مشہور نہیں کی کہ بمقام ... ضلع ظلمت آباد ایک بیوہ عورت بارہ سال سے اولاد کی حسرت میں تڑپ رہی تھی ہمارے روز حضرت ...... شاہ کے علاوہ بشارت میں داخل ہوئی اُسی روز حمل کی تمام



دسمبر ۱۹۲۹ء میں یہ عجیب مخلوق ہندوستان میں وارد ہوگا

قدر کرو اگر یہ جانور عہد جمشیدی کی یادگار ہے اگر یہ زندہ نہیں ہے

علامتیں ظاہر ہوگئیں اور تیسرے مہینے چاند سا بیٹا جنی۔ ایسی ہی عجیب ہواؤں کی جو تیں بہت بنا سی جاتی ہیں خوب چھپتی ہیں مگر ہمیں وہ ملی ہوئی ملتا ہیں۔

(۴) دس پانچ ہوشیاروں کو ابھی سے اُدھا چار رکھو۔ ہم آئے بعد جو ... انکو ابھی تک عمل ہو جائیگی۔ جو ان ورثہ کی ... ہرگز نہیں جب ہی کہنا۔

(۵) دس پندرہ لٹھ بند ملازم ابھی سے بچا رکھو۔ جو عائد کو سزا کر دیگا۔ جو کوئی ہمارے باتھوں ذرئت ہانے یا ہمارے فیوض سے محروم رہنے کے موجبات تحقیر زبان کھولے اُسکی زبان بند کر دیں۔ ان لوگوں کو بھی چند کرامتیں یاد رہیں۔ کرامت کے ؎ جب وہ ایسے متوکل علی اللہ کو برا کہتا ہے دیکھو کل ہی کی بات ہے اُس شخص نے حضرت سے عرض کیا کہ آجکل بہت مفلس ہوں فرمایا جا اپنے چولہے کے پاس زمین کھود۔ اللہ بھلا کرے گا۔ میں نے زمین کھودی دیکھا پانچ ہیں کمانے کی تھیلی کی گتھیاں نکلیں۔ گوئی کے۔ قارمرسش! تیری قسمت ابھی نہیں ہو سکا دے کے دریاے پیاسا آیا۔ اُس شخص کی زندگی جاں بلب تھی شاہ صاحب نے اُسکے منہ میں تھوک دیا۔ گلال کھاتا ہی جو کی طرح چوکڑی بھرنے لگی۔

(۶) ایک خوب یاد رہا۔ مجاور ... قالینواہ ظلمت آباد سے کہدینا کہ میاں تم نے بیٹھے گھریاں اور کرنے ہو جو عادا نہیں چڑھتا۔ نذر نہیں آتے۔ جہالت جاگ چلی کہ زندگی کس طرح کٹیگی۔ کیوں نہ پہلے ہی مشہور کرو کہ میں نے خواب میں شہر برگ برستے دیکھی۔ اتنے میں حضرت ...... ایمر میں نمایاں ہوئے اور آتے ہی بیگانہ وار دیکھا تو انکا رب ہرا ہوگئے۔ یہیں کی خانقاہ میں خیمہ لگا اور وہیں ایک نیم کا درخت لگا دیگا۔ کہ جو شخص اُس نیم کی پتی چبا لیگا کبھی بیمار نہ ہوگا بشرطیکہ پتی توڑتے وقت ہماری دل کا خیال دل میں لائے۔ بس خلقت ٹوٹ پڑیگی سارا شہر نہیں بلکہ دور دور سے لوگ نیم کی پتیاں چبانے آئینگے اور منہ میٹھا کرکے جائینگے میری نیم کی جو تاثیر ہو ہوگی۔

(۷) تم نے ابھی امیروں کے ناموں کی فہرست نہیں روانہ کی اسکا کیا سبب ہے۔ لازم ہے کہ روانہ

حالات سے بے علم رہیں۔ ورنہ روشن ضمیری مشکوک ہو جائے گی۔ نیز مضر پولیس اعمال تو بے علم ہے جو اپنے عمال کی جائداد ختم کرنا چاہتے ہیں۔ چودھری ظفر [illegible] کی کیفیت بھی جانتا ہوں۔ یہ اپنی سوتیلی ماں کو زہر دینگے اب مقدمہ بازی ہو رہی ہے۔ دوسروں کے پرستے کیونکہ حالات ابھی معلوم کرو۔

دانتــــــــم

نامہ ستارہ ازفلنگ گزرنہ

نوٹ۔ ہم مزید لکھانا نہیں چاہتے ورنہ آپ کا بھی پردہ چاک ہو جائیگا

دانتــــــــم

راز دانی پوشیدہ ہیں

پنچ خدا خدا ل پنچ

ایجانب بنام لارڈ اردن

ڈیر لارڈ اردن۔

دو لڑکوں سے دہلی میں آتش... [illegible] جھگڑا ہو گیا، لڑکوں کے ذہن پر جملے ہوئے نقش بجھانے کے سوا اس آتشبازی سے کوئی ہولناک عنوان اختیار نہیں کیا۔ دہلی کے خواجہ حسن نظامی صاحب سے آتشبازی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور جب سے شاید اس کھیل میں مسلمان شریک نہیں ہوتے۔ غیر کوئی شریک ہو یا نہ ہو مگر ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ کھیل خطرناک ہوتا ہے۔ ہم ہرگز راضی نہیں ہیں کہ ان لڑکوں کی دیکھا دیکھی دوسرے لڑکے بھی گھر پھونک تماشا دیکھنے کی مشق کریں۔ کیا معنی کہ آگ جب قابو سے باہر ہو جاتی ہے تو پھر دوست دشمن کو نہیں پہچانتی ؎

اگر صد سال گبر آتش فروزد

چو یکدم اندراں افتد بسوزد

ایجانب نے اس تقریر کے بعض فقرات پر غور کیا جو حقیقت سے ادا ہو کر ملک میں پھیلی۔ اس قسم کی تقریریں دیانت کی خدمت انجام دیتی ہیں۔ دیانت کا حسن ادا کرتی ہیں لیکن کسی فاسد خیال کی اصلاح نہیں کرتیں۔ تمہارا ایک پیشرو تھا جس پر کسی جاہل نے کے جلد بازنے

سے ایک کا تقریباً بس سے قریب زور لگا کے انتظام مستقر کے گئے کیونکہ ان میں ہوتی گئیں پر عمل ہوا تھا جس نے سر دارانہ صبر و استقلال بلکہ وہ گزر ہے کہ اہل کے مجرم کو انصاف سے ذلیل کر دیا گیا شاید ہی ملک میں کوئی ایسا دشمن عقل ہو جو مجرم کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا یا اس کی ستائش کرتا۔ بہر کیف وہ وقار دار وائسرائے اپنا عرصہ تک حکومت امن اور نیکنامی کے ساتھ بسر کر گیا۔ چند روز کڑوی دواؤں کے استعمال اور جراحوں کی نشتر کاری کے بعد جان سے بالکل صحت و تندرستی کا ایسا خوشگوار رہا کہ شاید ہی کسی وائسرائے کو اسکے بعد نصیب نہیں ہوا۔

اب تم اپنے عہد کو اپنے پیشرو وائسرائے کے دور سے مقابلہ کر کے دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ جو آتشبازی ہم خوردہ وائسرائے کے آب استقلال و تدبر سے سیل گئی تھی وہ دوسروں کی گرم مزاجی اور مشتعل کرنیوالے برتاؤ کی گرمی دھوپ اٹھا کے خود بخود پھوٹنے اور دغنے لگی۔ دھن پٹ دھڑ بڑک ملک کے مختلف مقامات سے آ رہی ہیں۔ پھلجھڑیاں کھل گئی ہیں۔ اور مہتابیں اور انار بجھتے ہیں۔ اگر وہ دھڑ سے جلیں تو پھر کسیری پر نمایاں ہوتا تو پھر یہ پٹاخے ہیں نہ پاتے۔ اور چلیان دانے باغ میں جس آسمان کے ساتھ باتیں لی گئیں ہرگز نہ لی جا سکتیں۔ جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا ایک ہی بہت ہوتا ہے۔

ملکی اخباروں کا فنڈوں اور انجمنوں کا عام خیال یہ ہو گیا ہے کہ اصلاحات ورلیفارم ہی نہایت مؤثر ہیں۔ ہم نہیں ناسازوار۔ جب اصلاحات کی آمد آمد شروع ہوتی ہے تو دھن پٹ گیری وار۔ لے دے۔ اور دھائیں پنچ چنگی تڑکے دھڑکو کا ایک امن و عافیت سوز غلغلہ ضرور بلند ہوتا ہے۔ جوانی ہی انسانی جانوں کی بھینٹ لیتی ہے۔ یہ اصلاحات بھی ایک نوع کی جوانی ہی ہیں۔ تمہیں خیال کرو اگر وہ سال قحط اصلاحات کی آمد پر اسی طرح کشت و خون ہوتا رہا تو ملک میں حاکم و محکوم دونوں کا حشر کیا ہوگا؟ لارڈ ریڈنگ جن کے تم قائم مقام ہو۔ آدمی بہرے ضرور ہیں اور وضع بندی کرکے انہوں نے

کسی نہ کسی طرح اپنا مطلب ضرور پورا کیا لیکن آج ہم تحمیل راست باز انگریزی حکومت کا دوست انکی پالیسی کو راست بازی اور دانشمندی پر مبنی نہیں سمجھا۔ تم نے منصب کیا کہ جہاں سے پاؤں زمین پر اٹھاتے ہیں آگے قدم بقدم چلنے کا اعلان کر دیا۔ اور سنئے آدمی کے عمل و نتیجے کے بارے میں ہم تو سب ملکوں کو ہونا چاہیے۔ سنا دیا۔ ایک بڑے عالم نے اپنے فرزند سے پوچھا۔

"فرزند تو در علم و عمل تا بپایہ رسیدن تو کجا رسیدی!"

فرزند: بر حد کوہ رسیدی"

عالم: "افسوس ہیچ خواہی شد۔ من ہم خواہم کہ در علم و عمل بارسالت مآب ہمسری کنم تا برسیدم باین منزلت کہ تو می بینی"

کوئی بلند ہمت اگر تمہاری جگہ ہوتا تو وہ کہتا کہ میں مجھے کا بہار ہونا چاہتا ہوں اور وہ لوگ مجھے کو بھی یہاں بھی یہاں اگر مجھے نہیں تو پولس منصب کا مرتبہ ضرور انہیں مل جائیگا۔ مگر تم نے لارڈ ریڈنگ کی پیروی اور ہم رنگی کا اعلان کر کے دل بجھا دیے اور حسن ظن کا خاتمہ کر دیا۔ غیر وقت کیا بات تھی۔

ہم سازی وہم بازی کا کاروبار ہمارے لارڈ ریڈنگ کے طرز عمل نے ہندوستان میں کھلا یا ہے۔ انگریزی سلطنت روانت کی دھاک اور دبدبہ ٹوٹ پھوٹ رہا ہے تو چیمسفورڈ کے آخری زمانہ حکومت سے کم ہونا شروع ہوئی۔ پولیس کو نظر عوام کی عزت نہ نامی پر ہونے لگا آخر تک جانا کہ وہ صحیح اور حقیقی مجرم بنا لا تو بعض اوقات مصنوعی مجرم گھڑ لینے کا رواج تمہارے عہد تک کچھ ایسا عام ہو گیا کہ راتوں کی نیند حرام ہو گئی۔ ادنی اشتہار پر بڑے بڑے رئیسوں میں گرفتے بازار اور انکے ساتھ چوروں کا سا برتاؤ ہوتا ہے۔

ایک صاحب بہرے اپنی عمر دو کرچھت سے کی کر لگا کرتے تھے۔ بہرہ روشن ایک دامن۔ آخر انہی کی اور وہی بات کرنے کی چوریاں کو داغ کرتی۔ دنیا اتنی عقلمند نہیں کہ جرم کا انتقام جرم سے۔ منصفے ظلم کا جواب ظلم ہوتے۔ نئی کونپلیں نکلتی جوانی میں جوش زیادہ ہوتا ہے اس کی پروا نہیں کرتی کرانی رو کنگی یا باہر پھلے میں توجہ کی۔ چوروں کا

زنگار عمدہ اور پائدار رنگ ہے اسکے بنانے اور فروخت کرنیوالے حافظ سید احمد رفیع تاجر کوٹھہ مرکز صحبتی محلہ

تو ہوتی ہی نہیں کہ کسی کی شادی کا راج لگ گیا اور بہری ہے تو اسکا اشتہار نہیں ہوتا کہ ہم خیال دوسرے اوہام عجیبوں کا جادو اثر نہ کرے اور کوئی سنجیدہ معاملہ جورو کے تخزوں کے پلڑوں معطل کر دیا جائے۔ پس کم عمر بچے مارنے مرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ایسی اکتاہٹ بھی جیسی کہ ریڈنگ کے وقت سے ہو رہی ہے انھیں انتقام پر آمادہ کر دیتی ہے۔ بعض بے وزن اخبار بھی خود غرض پولیس کی طرح خیال کرتے ہیں کہ کوئی باقاعدہ سازش تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ سازش کی ضرورت نہ عقل ہے نہ جوشی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہر کی خلاقی چھپانے لگانے والے میاں کی طرح کسی سازش کا سہی وجود پیش کرتے گر ابھی تک حکومت کی مشتعل کرنیوالی پالیسی تمام حادثات کی ذمہ دار ہے۔ ابھی کالی ہر ایک جادار کو بڑی معلوم ہوتی ہے کوئی مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہے کوئی اپنا یا اپنے بال بچوں کا یا بڑے وقت کا لحاظ کر کے منہ لیتا ہے اور زہر کے سے گھونٹ پی کے چپ ہو رہتا ہے۔ حکومت کی طرف سے جلی کٹی اور گالم گلوچ کی بھرمار ہو رہی ہے۔ جو مفید قانون حکومت کے اغراض کے منافی ہو فوراً پاس ہونے سے پیشتر رد کر دیا گیا۔ کیا یہ جلی کٹی نہیں ہے؟ خدا جانے کہاں سے مری کھیتی میں سیرا آئی اس نے بے نقط سنائیں یہ مشہور ہوا کہ حکومت نے اس زبان دراز عورت کو گالیاں تصنیف کرنے میں مدد دی۔ کیا یہ گالم گلوچ نہیں ہے؟

یہ لڑکے یتیم نہیں ہیں کہ اتنا متحمل ہو جائیں اور جنگ میں نہیں پڑے رہیں۔ مردہ دل نہیں کہ بات کو ٹال جائیں۔ اپاہج نہیں ہیں کہ اٹھیں اور کمر پکڑ کے بیٹھ جائیں۔ یہ اخبار ہی کا فرد ہیں کہ بیٹھے میں رنج کی بات سے رنجیدہ اور غصے کی بات پر غضبناک ہوتے ہیں اور جبتک کسی سازش کے جوڑ جا سکتے ہیں کہ سمجھنے پر قادر ہیں۔

مشتعل کا سبب جب تک زائل نہ کیا جائے اس وقت تک یہ امید کہ ایسے خطرناک اقدامات کا انسداد ہو جائے محال ہے۔ تشدد کی پیروی میں گروہ کے گروہ تباہ ہو یا خفیہ پولیس کی تحویل میں سارے ملک کی آبادی

تصدیق کر دی جائے۔ اور ان عارضی شعور کی وجہ سے ہر جگہ کا سلسلہ اس قسم کے حوادث کا انسداد کر سکتا یا پولیس کی جماعت بڑھانے سے ان واقعات میں کمی ہو سکتی تو ہم پیکٹروں کا وجود کم ہو جاتا بڑھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ خیال کہ عبرتناک سزا یا سلطنت سے جرم روک سکتی ہے غلط ہے۔ سزا مجرم کو روک سکتی ہے مجرم کے شر سے بے گناہوں کو بچا سکتی ہے لیکن جرم بحال خود قائم رہتا ہے اور ضرورت کے وقت ہمیشہ ضرور سرزد ہوتا ہے۔ خوشامدی مورخ لکھتے ہیں کہ فلاں بادشاہ کے عہد میں جو نکل پیچ مارا گیا سر بازار اشرفیاں پھینک دیجئے اور دوسرے دن آکے اٹھا لیجائیے۔ کیا مجال جو ایک بھی کم ہو جائے۔ ممکن ہے کہ کسی دار السلطنت میں کبھی ایسا زمانہ آیا ہو مگر عبرتناک سزا کی گردن پر یہ احسان نہیں ہے۔ سامان آذوقہ کی فراوانی۔ صاحبان زندگی کی فیاضی خوش کرداروں عقلوں کی نصیحت۔ ذی اقتدار اشخاص کا اخلاقی برتاؤ۔ رشوت خواری کا قلع قمع انصاف کی ارزانی یہ سب کسی جرم کے سدباب کے اسباب ہو سکتے ہیں۔ بڑا ناز ذکر ہو کہ یہ اسباب ہمارے زمانے میں ہر چیز سے غائب غلہ ہیں۔ زبردستی مونچھوں پر تاؤ جس کا جی چاہے دے۔ [illegible] کے سنجیدگی اور دیا سے بچتے قوانین حکومت۔ الغرض ایجانب شورش و فساد۔ خونریزی و مردم آزاری کو جنم دیتے ہیں۔ ہمارے ان تمام کی حقیقی ماں ہے ہم اس سے بھی نفرت رکھتے ہیں۔ انگریزوں کی حکومت سے نہ کبھی بچے نہ آج بچنے کی کوئی نئی وجہ ہے مگر تکبیر کرنا اور نیک مشورہ دینا۔ دل لگی کرنا اور دل بہلانا اپنا مسلک خاص ہے۔

ذرا اے وطن! [illegible] نیکی اور خیر خواہی کا زمانہ ہے، تم فرماتے ہو [illegible] اور ان دو نکتے جان باز بھرے نوجوانوں کو [illegible] اور سردار جگت سنگھ کو آزاد کر دو۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ ان کا اس ملک میں رہنا بہتر نہیں تو ہندوستان میں آنے کی ممانعت کر دو۔ یہ [illegible] ایک مسافر ہیں ایسی کوشش کرو کہ ہم بار بار مہمان

کی ضرورت ہی نہ رہے۔

[illegible]
[illegible]

لال مرچ

پٹنے سے اس نام کا ایک ہفتہ وار پرچہ نکلا ہے ظرافت کا علمبردار ہے۔ ڈاکٹر لال عالم تیغ صاحب اسکے بانی ہیں چٹنی اچار اور چورن پیش کرتا ہے۔ اور ذکیا کہیں۔ بس اسکے مضامین ہمارے ذہن کی رسائی سے بالاتر ہیں۔ کہتے ہیں ریویو لکھو اور مبادلت منظور کرو۔ نہ ریویو کا یارا ہے نہ مبادلت کی تیزی کا تحمل۔ صاحب ذوق ملاحظہ فرما کے خود اٹھائیں۔ قیمت [illegible]

اعلان تعطیل

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ تمام اسٹاف کی بیماری نے تین ہفتہ پرچہ معطل کر دیا۔ ۱۰ جون کا اردو [illegible] عشرہ محرم میں شروع ہوا۔ [illegible] نہیں ہونے دیا۔ اس لیے [illegible] ۱۰ جون کا پرچہ شائع نہ ہوگا اور ۱۷ جون کا پرچہ عید عاشورا کے بعد روانہ کیا جائیگا۔

منیجر

رعایت

معارف النغمات حصہ دوم جس میں قدیم و جدید ہندی علم موسیقی کے گانے اس طرح لکھ دیئے گئے ہیں کہ کتاب کی ہدایتوں پر عمل کرنے کے بعد ایک مبتدی بھی ان بولوں اور حدیثوں کے ادا کرنے پر قادر ہو جاتا ہے جس طرح کہ ایک استاد [illegible]

راگوں کی تقریب [illegible] آنریبل راجہ نواب علی خاں تعلقہ دار اکبر پور [illegible] مرحمت فرمائے ہیں پہلے اسکی قیمت مع محصول [illegible] تھی اب آخر ستمبر ۱۹۲۹ء تک للعمہ قیمت ہوگی بشرطیکہ [illegible] کوپن [illegible] خریدار اپنا نام اور مقام و پتہ صحیح لکھے [illegible] منیجر اردو [illegible]



آقائے ہند۔ (آخر مئی ۱۹۲۹ء) "کٹ۔ کٹ۔ بند"

نہرو: "ابھی نہا تو لینے دو"

مہتر سائمن: (دسمبر ۱۹۲۹ء) اماں رسیدیم۔ ایک ہی دفعہ نہا؟! ابھی نجاست پانی کا مرحلہ ختم نہیں ہوا۔ گھڑی گھڑی اشنان کیسا!

لکھنؤ کی نفیس زردوزی وکامدانی کے کام سے مستورات کے کپڑے بنوانا ہوں تو حافظ سیتا محمد رفیع صاحب تیا باغ لکھنؤ کو آرڈر دیں۔


ز غارت چمنت بر بہار منتہاست — کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
تو یہ عطر حاضر ہے
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطر میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

قیامت

اس نام سے ایک نیا ہفتہ وار پرچہ جاری ہوا ہے لکھنؤ اس کا مقر ہے اور ڈاکٹر عظمت الٰہی صاحب سٹوری اسکے اڈیٹر ہیں۔ ظرافت جرائد کے مضامین کی تعمیر سے ہم ہمیشہ احتراز کرتے ہیں۔ ہر شخص کو اختیار ہوتی ظرافت اور کرنے کے لیے جو طرز مناسب سمجھے اختیار کرے۔ مذاق جداگانہ ہوتے ہیں اور ہر مذاق کے لوگ موجود ہیں جس مذاق کا جس پرچے کو پائیں گے اسی مذاق کے طبقہ میں مقبول ہو جائیگا۔ لہذا "قیامت" کے مضامین پر تعرض کرنے کی بالفعل کوئی وجہ نہیں۔ یقیناً اپنے طبقہ میں ضرور مقبول ہوگا۔

اس پرچہ کے تین نمبر جو شائع ہوئے اور ہم تک پہنچے ان میں پہلا اور تیسرا ایک ہی ہے۔ ۶ جون ۱۹۲۹ء کے نمبر میں "بازپرس قیامت" کے عنوان سے ایک مضمون معزز معاصر انقلاب لاہور کے اس اعتراض پر شائع ہوا ہے کہ ایک ظریف اخبار کا نام قیامت کیونکر رکھا جا سکتا ہے کیونکہ قیامت کوئی ہنسی کھیل نہیں نہایت ہولناک حقیقت ہے۔ قیامت لکھتا ہے کہ قیامت سے مراد شوخی ہے جو اردو محاورہ میں ہے (ملاحظہ ہو سراج اللغات وغیاث وغیرہ)۔

معاصر انقلاب کے اعتراض کا مطلب بظاہر یہ ہے کہ قیامت سے حقیقی مراد روز رستخیز ہے اور یہی معنی اس کے جو معنی کہ غیاث اور دیگر کتب میں ہیں وہ بقرینہ لیے جا سکتے ہیں۔ تنہا لفظ قیامت جب مستعمل ہوگا تو معنی متبادر ہی لیے جائینگے۔ یہی بلاغت کا دستور ہے۔ اگر اس پرچہ کا نام "قیامت کی ظرافت" ہوتا تو بیشک قیامت کے اصلی معنی نہ لیے جاتے۔ اور قرینہ دوسرے معنی کی جانب اشارہ کرتا۔ تائید میں جو اشعار پیش کیے گئے ہیں ان میں بھی قرینہ عدول موجود ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ ان قوانین کی پامالی بھی ظرافت میں داخل سمجھی جائے۔

معزز معاصر انقلاب نے اسی ذیل میں شاید اودھ پنچ کا نام بھی لے دیا ہے کہ "اودھ پنچ جیسے عالی پایہ ظریفانہ پرچے کے ہوتے ہوئے قیامت کا پھولنا پھلنا اور بظاہر ناممکن ہے۔" اس کا حسن ظن ہے مگر انداز اس کا ہمارے حق میں نامناسب ہے۔ چونکہ ہم بھی اسی پرچے سے موجود ہیں اور مستقلات بھی بڑی لیے ہم نے کبھی نیا ابھر کر پھولنے کا دعویٰ نہیں کیا۔

جیسا ہوں اور جیسا ہوں خود جان لیجئے لوگ
جو ہر کو کیوں بیاں کروں کیفیت کے ساتھ

اودھ پنچ کی عزت کا رکھ رکھاؤ اسی میں ہے کہ اگر اس کی روش پسند آئے یا کوئی مضمون قابل التفات ہو تو کسی دوسرے ظریف سے تعرض و مقابلہ نہ کیجئے داد عنایت فرمائیے اور شکریہ لیجئے۔

کی جفا تم نے بہت اچھا کیا | میں نے بھی کچھ شکوہ کیا
ہو گیا اچھا کہا۔ یہ کیا کیا | جس جگہ بیٹھے مزا جو پا گیا
خود ہوئے رسوا مجھے رسوا کیا

ایک ظریف پنچ صاحب کہ نہایت آمیز الفاظ اودھ پنچ کی شان میں کہہ کے اپنی توقیر گھٹا چاہی ہم خبر بھی نہ ہوئے۔ کوئی علمی مسئلہ یا کوئی قلم کی اعجاز نمائی کا میدان ہوتا تو شاید ہم متوجہ ہوتے۔

"قیامت" کی قیمت سالانہ سے۔ مقام اشاعت نمبر ۲ مقامی باغ لکھنؤ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

تم بھی چیچو

دنیا کے متوجہ کرنے کا نسخہ چیچو دھاڑ ہے۔ خاموش آدمی کس کام کا۔ دیکھ لیجیے بیچارہ بچہ سقا خاموش آدمی ہے۔ جس اخبار نویس کے قلم میں کھجلی ہوتی ہو اس غریب کی چند یا سہلا کے کھجلی مٹاتا ہے۔ فارسی جو کی شان میں نثر و نظم قصائد جلا جلا کے پڑھتا ہے۔ فارسی کے لیے یہ بھی بہت باعث ہے کہ اس کے تمام اخلاقی دینی اور سیاسی غلطیاں صواب ہو گئی ہیں۔ اور سقا زادے کے تدبر اور تجربہ کا کوئی نام بھی نہیں لیتا اُلٹی طرف چیچو اٹھتی ہیں۔ پس اگر فارسی کے مقربین سے متاثر ہوکے مہاراجہ پٹیالہ نے بطور انجمن والیان ریاست کے چانسلر کے دیگر والیان ریاست سے پیچو کی فرمائش کی تو بیجا اور بے محل نہیں۔ ایک ہوشیار آدمی کچھ ایسے آرام سے خلاف جاتا تھا یعنی بھائی سو رہے اور لکھنے لگے تھے خلیفہ لا کھ کیے کرکے دانت چاٹتے تو کیا ... وہی ہو جاتی۔ بیکا یک جاگ جانے باد اٹھنے سے پر کاٹنے کے علاوہ خلیفہ کو مرنا بھی پڑتا تھا۔ بھائیں تو اور بجے خلاف۔ جگائیں تو مرشد کا رعب نہیں پڑتا آخر خلیفہ نے ترکیب کالی اور کام کر گئی ترکیب نکالی یعنی ادھر گلائی صاحب اونگھے ادھر خلیفہ جی لال ہو گئے کے بہانے کھیل میں لکڑی ہوتی تھیں اُنگلی یا ماہیا کے بیچ سے آدھ دیکھا دی کو کئی خبیث شریر گھسیٹ دی۔ اب بھلا جان صاحب کل بل سے جو اونگھیں تو۔ اخ تھو تھو۔ اماں خلیفہ یہ کیا کرتے ہو۔ لاحول ولا قوۃ عجب بد تمیز ہو جی نشانہ لگا۔

والیان ریاست کی جماعت ہمیں بھی رہی ہے۔ الزام کچھ کہا کہ ہیں کچھ بیجا ہیں۔ صحیح الزام کا جواب نہیں ہو سکتا تو بیسیوں غلط الزاموں کے ابطال اور بہار میں صحیح الزام بھی دب جائینگے۔ پس اُنکی یہ تحریر سوتے ہوئے والیان ریاست کے حق میں بھادن ہوا کو گئی ہے۔ والیان ریاست کو ضرور مہاراجہ پٹیالہ کے مشورے پر چلنا چاہیئے۔ ورنہ ہم بیچارے اخباری قلموں کی بیل پیل جم جائیگا اثر اس موضوع میں بہ نسبت انگریزی جرائد کے زیادہ ہے لہذا دیسی اخباری کالموں کے ذریعہ سے مترادف اعترافات زیادہ مؤثر ہوگا۔ جن لوگوں کے قلم میں زور ہے اُنکی خدمات

پیام تعلیم
طلبہ کا سب سے اچھا اخبار
چندہ سالانہ ...

[illegible]

پیام تعلیم
سالانہ ... کے ... کرتا ہے
تعلیم ... کے ... بھی ... کرتا ہے

[illegible]

مینجر پیام تعلیم ... جامعہ ملیہ اسلامیہ ... علی

حاصل کیے جائیں اور پرنسس پروٹیکشن ایکٹ سے بھی
کھلوں کے کام لیا جائے تو ظل سبحانی کی آواز بلند
ہو جائے گی اور والیان ریاست کی چیخ پکار رک
جائے گی۔

ہم تو ریاستوں کے بیچ میں دخل دیتے ہیں نہ ریاستوں
کے خلاف چھپنے والوں میں ہیں جو کہ [illegible] رئیسوں پر نکتہ چینی
کرنے یا چھپوانے کی ضرورت ہے البتہ اتنی فرصت
اور رکھتے ہیں کہ دو چار قلم کے رسیلے مضمون نگار ایسے
ہیں جو اُجرت لے کر ریاست کے دشمنوں کی اچھی
طرح خبر لینے پر آمادہ ہیں۔ سرکاری ظرف پر واقعات
کی اطلاع اور کافی اُجرت عنایت کیجئے پھر ان
لوگوں کے قلم کا تماشا دیکھئے۔

چار مہینے میں دو دو

عجب دل لگی ہے فروری [illegible] میں یہ خبر مشہور ہوئی
تھی کہ بمقام [illegible] کے یہاں بچہ پیدا
ہوا ہے [illegible] جون کا اب [illegible] ہیں کہ بیگم [illegible]
[illegible] نے ایک اور لڑکی تصنیف فرمائی۔ اگر [illegible]
کا یہی حال رہا تو خدا ہی حافظ ہے یورپ کوئی وسیع
خطہ زمین نہیں ہے جو اتنے بچوں کا بار سنبھال سکے۔
قابل [illegible] میموں اور جزیروں کا توڑا ہے [illegible]
نہیں ملتے۔ مبادا حضرت غازی رضا خان [illegible]
تولید یورپ کے [illegible] سے محروم نہ کر دیے جائیں تو
اور خرابی ہو۔ یہ ہندوستان ہی کی [illegible]۔
[illegible] کا [illegible] اور [illegible] کا موازنہ کر لیا
[illegible] اور [illegible] بو [illegible] رسم [illegible]
[illegible] لہٰذا مناسب ہوگا کہ غازی رضا خان
یہیں قیام فرمائیں [illegible] و افلاس میں کثرت اولاد
کی مصیبت جھیلنا ہندوستانیوں کی [illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible]

[illegible] - [illegible] چار [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہے - [illegible]

بہو کا سہاگ

پرانے زمانے میں ایک مثل کہا کرتی تھیں [illegible]
[illegible] تھا چلتا تنگ تنگ میری بہو کا سہاگ بڑھنے
لگا ہے" سنتے ہیں کہ لنکا شائر کے پارچہ ساز مزدوروں
کے اجرت میں [illegible] فیصدی تخفیف کر رہے ہیں
ہندوستانی اخبار نویس کہتے ہیں کہ ہندوستان میں
برٹش کپڑے کا بائیکاٹ رنگ لایا ہے لیکن [illegible]
[illegible] ہوا خسارے کی [illegible] بڑی تخفیف اجرت کی [illegible]
ہے اور تنگ تنگ [illegible] تو سہاگ بڑھ رہا ہے۔
حالانکہ یہ بات نہیں، کپڑے بننے کے مزدور اب
شریک فی الملک ہیں [illegible] اجرت [illegible]
بڑھ گئی ہے کہ تاجر خسارے میں ہیں اور [illegible]
[illegible] برداشت نہیں کر سکتے۔ [illegible] ترقی یافتہ
ملکوں کی تجارت کا [illegible]
ابھی کسی [illegible] نہیں۔ [illegible]
[illegible] ہے۔ دل خوش کر لینا
ہر وقت ممکن ہے۔

ایک صاحب کرتے پر بیٹھے [illegible] رہے تھے گردن
میں [illegible] پاؤں کے [illegible] سے [illegible] لگے۔ سامنے
کوئی مسماۃ کھڑی تماشا دیکھ رہی تھیں [illegible]
[illegible] اشارہ کر رہے
[illegible]
[illegible] موجود [illegible]
کیا ہے اور [illegible]
اس [illegible] کی [illegible]

کابل گئے مغل ہو آئے

ہمارے مہربان دوست چودھری [illegible]
حج کرنے گئے تھے صحیح سلامت آئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بیان کریں گی [illegible] بہت خوشی ہوئی
کہ چودھری صاحب نے [illegible]

پر [illegible] حاصل کر لیا [illegible] داڑھی [illegible]
سے [illegible] کی [illegible] ہے۔ ملاحظہ ہو۔
فی الحال [illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible]
نقل [illegible] کا لطف [illegible]
دیکھنا ہے کہ چودھری صاحب کی داڑھی پر کیا گزری
آیا بمبئی سے [illegible] یا [illegible] زمین
پر [illegible]
طرح بڑھا دی گئی۔

تذکیر النبی

وہ زمانہ تو اب نہیں [illegible]
فارسی اور عربی کی [illegible]
کے لیے [illegible] تیار کرتے تھے۔ مگر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تذکیر [illegible]
[illegible]
[illegible] تذکیر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہوتا ہے۔ خدا جانے حضرت
[illegible] تذکیر النبی [illegible]
[illegible] کا شوق [illegible]
[illegible] تذکیر [illegible]
تذکیر [illegible] یاد داشت [illegible] بیان کرنے [illegible]
[illegible] تذکیر [illegible]

دور کے ڈھول

[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہندوستان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شرطیہ علاج!　　شرطیہ علاج!!　　شرطیہ علاج!!!

سفید داغ کی مجرب دوا ہر دو قسم کے سفید داغ کے لئے جڑی بوٹی کی دوا [illegible] ایک بار آزمائش کریں۔ دام پانچ روپیہ (۵عہ)

درد کھانسی کی اکسیر دوا اگر آپ دوا کرتے کرتے تھک گئے ہوں تو ہماری جڑی بوٹی کی تیار شدہ [illegible] کھانسی پرانی سے پرانی جاتی ہے۔ [illegible] دام پانچ روپیہ (۵عہ)

سفید بال جڑ سے کالا

اگر آپ کے سر کے بال سفید ہو گئے ہوں تو اسیر تیل منگائیں۔ اس سے بال جڑ سے کالا پیدا ہوگا۔ دام تین روپیہ۔ اگر آپ کا بال [illegible] کالا سفوف منگائیں۔ اس سے بالوں کا [illegible] بال جڑ سے کالا پیدا ہوگا اور ساری عمر کالا رہے گا۔ دام [illegible] اعتبار نہ ہو تو آزما کر منگا لیں۔

کالا سے گورا سیاہی کو دور کرکے چہرہ کو خوبصورت اور چکدار بنانے کے لئے بے مثل دوا ہے اس سے مہاسے، جھائیاں، کالا داغ، چیچک کے داغ، سیاہ و تل، جھنیاں سب دور ہو کر چہرہ گلاب کے پھول کے مانند خوشنما ہو جاتا ہے۔ دام پانچ روپیہ

خونی بواسیر [illegible] جڑ سے اکھاڑنے والی دوا [illegible] ہمیشہ کے لئے جاتا رہتا ہے۔ دام سات روپیہ [illegible] پانچ روپیہ ہیں۔

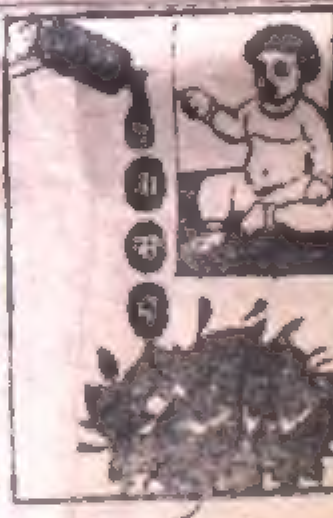
بجلی کی گولی جیسا نام ویسا ہی کام ہے اس گولی میں بوڑھے جوان سب ہی [illegible] زندگی میں امنگ کا لطف ہی نہیں اٹھایا [illegible] دام پانچ روپیہ (۵عہ)

طاقت کی دوا قوت مردانگی کو بڑھانے جوانی کو لوٹانے [illegible] اس دوا [illegible] نہیں رکھتی ہے [illegible] دام پانچ روپیہ (۵عہ)

پتہ:- جڑی بوٹی میڈیکل ہال کنسی سمری۔ دربھنگہ ۲۶

اگر آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کیجئے

تو وہ آپ کو یہی مشورہ دیں گے کہ سدھا سندھو ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہر ایک وقت ہر ایک گھر میں ضرور موجود رہنی چاہئے [illegible] کے ذریعہ مجرب اور مشہور ہو چکی ہے [illegible] کے آدمی بھی اسے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ زکام، کھانسی، ہیضہ، درد، شول، سنگرہنی، تیسار، پیٹ درد، [illegible] کے درد، پیچش، دست، قے، گرانی، درد، چکر [illegible] سب دوائیں [illegible] سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا نام دیکھ کر ہی خریدنا چاہئے۔ [illegible] دوکانداروں سے خریدنے پر محصول کی کفایت ہوتی ہے۔



بچوں کی حفاظت کا سب سے عمدہ ذریعہ

[illegible] سکھ سنچارک کمپنی متھرا کا میٹھا بال سدھا پلانا چاہئے [illegible] اپنے شہر کے دکانداروں سے دریافت کرو جب دوا لو۔

داد کو جڑ سے فائدہ کرنے والی بے نظیر دوائی

داد گج کیسری [illegible] داد کو جڑ سے دور کرتا ہے [illegible] قیمت [illegible] سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں۔ پہلے اپنے شہر کے دوا فروشوں سے دریافت کرو۔

ملنے کا پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا یو۔پی

آپ کے معدہ کی صحت تبھی ٹھیک رہے

جب تک کہ آپ [illegible] کا استعمال نہیں کرتے [illegible] کا استعمال شروع کیا [illegible] ہاضمہ [illegible] بھوک [illegible]

وید شاستری جام نگر کا ٹھیاواڑ

ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۸-۲۹ء

اردو کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے [illegible] اخلاقی مضامین اور کارٹونوں کا مجموعہ [illegible] رکھنے کے قابل۔ قیمت فی جلد [illegible] محصول [illegible]

[illegible] اودھ پنچ لکھنؤ

کھانیوالا خضاب یا جوہر شباب

تار کا پتہ: اکسیر بارہ بنکی

[illegible]

نوٹ: [illegible]

روح حیات

تار کا پتہ: اکسیر

نامردی کمزوری سستی اعضا کا حکمی علاج

[illegible]

نوٹ: [illegible]

پیشینگوئی ظہور امام مہدی آخر زمان و نزول عیسیٰ علیہ السلام

[illegible]

گنجینہ عملیات

[illegible]

قیمت [illegible]

کوک شاستر

[illegible]

ضرورت ایجنٹ: [illegible]

ملنے کا پتہ: حکیم ڈاکٹر حامد حسین مالک کارخانہ اکسیر امرت و کتبخانہ نعمانی تجارتی بارہ بنکی اودھ

تار کا پتہ: اکسیر بارہ بنکی